





اہلی لفتحوجلنے کیلئے دیکھیں: "تہذیب التہذیب" (4/481)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "تقریب التہذیب" (5462) میں علمائے کرام کی گفتگو کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے اسے ضعیف ہی لکھا ہے، چنانچہ کہا: "صدوق لہ خطاً کثیر" [یہ راوی صدوق ہے لیکن اس کی غلطیاں بہت زیادہ ہیں] انتہی

اور فضیل بھی سلیمان کی کچھ روایات کو امام بخاری کی جانب سے اپنی صحیح میں جگہ دینا، اس کے ثقہ ہونے کی دلیل نہیں ہے، کیونکہ امام بخاری اس کی روایات کو خوب چھان پھٹک کر، دیگر راویوں کی طرف سے شواہد کی موجودگی میں قبول کرتے تھے۔

دیکھیں: "منہج الإمام البخاری فی تصحیح الأحادیث وتعلیلہا" از: ابو بکر کانی (ص/154)

تیسری حدیث:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے سلام پھیرنے کے بعد اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے، آپ اس وقت قبلہ رخ تھے، پھر آپ نے فرمایا: (یا اللہ! ولید بن ولید، عیاش بن ابی ریحہ، سلمہ بن ہشام، اور لاچار کمزور مسلمانوں کو مشرکین کے چنگل سے آزاد فرما)

اس روایت کو ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر: (3/1048) میں اس سند کیساتھ نقل کیا ہے: ابن ابی حاتم کہتے ہیں مجھے میرے والد نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں مجھے ابو معمر المنقری نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ مجھے عبدالوارث نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں مجھے علی بن زید نے بیان کیا، انہوں نے سعید بن مسیب سے اور انہوں نے ابو ہریرہ سے یہ روایت نقل کی۔

شیخ بکر ابو زید رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اس حدیث کا مرکزی راوی علی بن زید بن جعدان ہے، جس کی وجہ سے یہ حدیث ضعیف ہے، اور اگر اس حدیث کو صحیح مان بھی لیا جائے تو یہ ایک وقتی اور عارضی عمل تھا، آپ کا مستقل طریقہ کار نہیں تھا، [یہ بات واضح ہے کہ] دونوں میں فرق ہوتا ہے" انتہی

"تصحیح الدعاء" (ص/443)

چوتھی حدیث:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (رات کی نماز دو، دو رکعت ہے، ہر دو رکعتوں میں تشہد پڑھو، اپنی مسکینی، اور تنگی کا اظہار ہاتھ اٹھا کر کرو، اور کو: یا اللہ! مجھے بخش دے، جو شخص ایسا نہیں کریگا، اس کی نماز ناقص ہے) سنن ابوداؤد (1296)

حدیث کی سند ضعیف ہے، اس میں عبداللہ بن نافع راوی ہے، جس کے بارے میں علی بن مدینی کہتے ہیں: "یہ راوی مہول ہے" حافظ ابن حجر نے تقریب التہذیب (3682) میں بھی یہی کہا ہے۔

اسی راوی کی وجہ سے البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ضعیف ابوداؤد میں ضعیف قرار دیا ہے۔ مزید تفصیل کیلئے دیکھیں: "ضعیف ابوداؤد۔ اصل [اصل سے مراد "الام" ہے]" (2/52)

مندرجہ بالا تفصیل سے واضح ہو گیا کہ سوال میں ذکر کردہ احادیث ثابت نہیں ہیں، اور اگر ان میں سے کسی حدیث کو صحیح مان بھی لیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض نمازوں کے بعد دعا عارضی اور وقتی ضرورت کی وجہ سے فرمائی تھی، آپ مستقل طور پر ہر نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا نہیں فرماتے تھے۔

واللہ اعلم